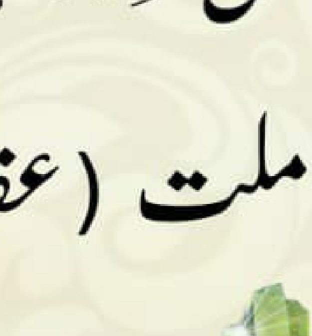
مختصر سیرت

أبو الحسن الأشعري

إمام أهل السنة والجماعة

مجدد دین و ملت (عقائد کے امام)



از قلم: اسیر حضور تاج الشریعہ محمد
حسن رضا حنفی کولکتہ

مختصر سیرت

ابو الحسن الاشعری

امام أهل السنہ و الجماعہ

از قلم: اسیر حضور تاج الشریعہ محمد
حسن رضا حنفی

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو خلاصہ کائنات رحمت علم سرکار دوعالم سید المرسلین رحمتہ اللعالمین حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں نزر کرتے ہوئے صحابہ کرام، تابعین عظام اور تبع تابعین کرام، مزاہب اربعہ حنفی، شافعی، مالکی، اور حنبلی امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمہ اور امام ابو منصور ماتریدی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں نزر کرتے ہوئے امام اہل سنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں نزر کرتے ہوئے جانشین حضور مفتی اعظم ہند مرشدی حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ اور تمام بزرگانِ دین کی بارگاہ میں نزر کرتا مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اسے قبول فرمائے آمین ثمہ آمین

خاکِ پائے بوسِ نعلین

محمد حسن رضا حنفی (کولکاتا)

تقریظ جلیل

ناظم اعلی مدرسہ فیضان مصطفیٰ مفتی اعظم اکولا حضرت علامہ

محمد عارف رضا برکاتی مصباحی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امام ابوالحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی اہلسنت والجماعت کے عظیم رہنما اور قائد ہیں انھیں دونوں ائمہ کرام کی نسبت سے اہلسنت والجماعت کو اشعری اور ماتریدی کہا جاتا ہے۔

حضرت امام ابوالحسن اشعری صحابی رسول حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں اس لیے آپ کو اشعری کہا جاتا ہے آپ کی نسبت سے آپ کے متبعین کو بھی اشعری کہا جاتا ہے اور حضرت ابو منصور ماتریدی کی نسبت سے آپ کے متبعین کو ماتریدی کہا جاتا ہے اہل سنت والجماعت کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ آپ تیسری صدی ہجری کے مجدد تھے، گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے

بہت سارے علوم وفنون پر آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی خاص طور سے علم کلام، فن خطابت ومناظرہ میں بہت زیادہ ماہر تھے،

بد عقیدوں کا خوب رد فرمایا خاص طور سے معتزلیوں سے مناظرے کیے اور ہر محاذِ پر معتزلیوں کو شکست دیا اور رد بلیغ فرمایا۔ عرب دنیا میں آپ کو کافی شہرت حاصل ہے،
آج دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں آپ کی حیات و خدمات پر کام ہو رہے ہیں
قابل مبارک باد ہیں محمد حسن رضا حنفی قادری برکاتی رضوی صاحب جنہوں نے مختصر مگر جامع انداز میں آپ کی شخصیت کو متعارف کرایا
مولیٰ کریم اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے
آمین ثم آمین یا رب العالمین

محمد عارف رضا برکاتی مصباحی
ناظم اعلی مدرسہ فیضان مصطفیٰ

دستخط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

نام ونسب

آپ کا نام علی بن اسماعیل، کنیت ابوالحسن اور لقب ناصر السنت تھا۔ آپ کے والد محترم کا نام اسماعیل بن ابو بشر اسحاق تھا۔ اپنے جد امجد صحابیٔ رسول حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے نسبت کی وجہ سے "اشعری" کہلوائے۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: علی بن اسماعیل بن ابی بشر اسحاق بن سالم بن اسماعیل بن عبد اللہ بن موسیٰ بن بلال بن ابی بردہ عامر بن ابی موسیٰ اشعری جب آیت فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ (المائدۃ: 55) نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ وہ قوم یہ ہے۔

(مسند ابن ابی شیبہ جزء 2ص 179)

پیدائش

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، أَضْعَفُ قُلُوبًا، وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب قوم الاشعریین و اهل الیمن)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں۔ دل کے نرم اور رقیق القلب ہیں، دین کی سمجھ یمانی ہے اور حکمت بھی یمانی ہے۔

علماء کے نزدیک ان احادیث میں رسول اللہؐ نے ابو الحسن الاشعری کی پیدائش کی بشارت دی ہے۔ جیسے عالم" "قریش والی حدیث میں امام شافعی اور عالم" "المدینۃ والی حدیث میں امام مالک کی پیشگوئی مراد لیتے ہیں۔

ان بشارات کے مطابق آپ کی پیدائش 260ھ میں عراق کے شہر بصرہ میں ہوئی۔ آپ کا خاندان اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا تھا

تعلیم وتربیت

آپ کی عمر کے پہلے دس سال قرآن و حدیث کے علوم کے حصول میں گزرے۔ اس کے بعد پھر آپ کے والد محترم نے اہل سنت ہونے کے باوجود ابتدائی تعلیم و تربیت کے لیے آپ کو معتزلہ کے بزرگ عالم ابوعلی جبائی کے گھر بھجوادیا۔ پس آپ کی تعلیم و تربیت معتزلی عقائد پر ہونے لگی۔ یوں آپ علوم معتزلہ میں طاق ہوئے اور فن مناظرہ و مجادلہ کے ماہر اوراس پر گہرا غور و تفکر کرنے کی وجہ سے شہرت حاصل کی۔

آپ اپنی بات کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے آپ کو علم الکلام کا بانی بھی کہا جاتا ہے۔ علم الکلام سے آپ کو خاص شغف تھا جس کی وجہ سے آپ نے اس میں پوری دسترس حاصل کی۔ آپ علماء و فقہاء کی مجالس سے استفادہ فرمایا کرتے تھے۔ علوم حدیث آپ نے زکریا بن یحیٰ الساجی سے سیکھے۔ جامع منصور بغداد میں ابو اسحاق المروزی فقیہہ کی مجالس میں شامل ہو کر ان سے فقہ کی تعلیم پاتے اور وہ آپ سے علم الکلام سیکھتے تھے۔ بعض مالکیوں نے سمجھا کہ آپ مالکی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ درست نہیں لیکن جنہیں آپ کے حالات کی خبر تھی وہ جانتے تھے کہ آپ شافعی المسلک تھے۔

(طبقات الفقہاء الشافعیہ جزء 2 ص 604 از عثمان الشہرزوری (متوفی: 643ھ))

امام معتزلہ

قریباً چالس برس تک آپ معتزلی عقائد پر رہے یہاں تک کہ معتزلہ کے امام بن گئے۔ اپنے اساتذہ سے مناظرے کیا کرتے تھے اور جو سوال عقل و فکر کے خلاف معلوم ہوتے وہ دریافت کیا کرتے تھے لیکن اپنے معتزلی اساتذہ و علماء سے شافی وکافی جواب نہ پاتے۔ جس کی وجہ سے آپ ان سوالات میں مزید غور و فکر کرتے رہتے۔

ایک دفعہ ابو الحسن اشعری نے اپنے استاد ابو علی جبائی سے سوال پوچھا کہ اللہ تعالیٰ مومن، کافر اور بچے سے کیا سلوک کرے گا؟

ابو علی جبائی نے کہا کہ مومن اہل درجات میں سے ہوگا،کافر اہل ہلاکت میں سے ہوگا اور بچہ اہل نجات میں سے ہوگا۔ تو ابو الحسن اشعری نے کہا کہ اے شیخ! اگر بچہ اہل درجات کے مقام تک پہنچنا چاہے تو کیا ایسا ممکن ہے تو شیخ نے جواب دیا کہ نہیں، اسے کہا جائے گا کہ مومن نے تو یہ درجہ اپنی اطاعت کی وجہ سے پایا ہے جو کہ تو نہیں کر سکا۔ تو ابو الحسن اشعری نے کہا کہ بچہ کہے گا: یہ تو میری غلطی نہیں، اگر تو مجھے زندہ رکھتا تو میں ضرور مومن کی طرح اطاعت گزاری کرتا۔ تو جبائی نے کہا: اللہ تعالیٰ اسے کہے گا کہ میں جانتا تھا کہ اگر تو زندہ رہتا تو ضرور میری نافرمانی کرتا اور سزا یافتہ ہو جاتا۔ پس میں نے تیری مصلحت کے لیے تیری رعایت کی اس سے پہلے کہ تو بڑی عمر کو پہنچتا۔ تو ابو الحسن اشعری نے کہا: تو اگر کافر کہے کہ اے اللہ! جس طرح تو اس بچے کا حال جانتا تھا، ویسے ہی تو میرا حال بھی جانتا تھا پھر تو نے کیوں نہ اس کی طرح میری بھی رعایت کی۔ یہ سن کر جبائی لاجواب ہو گئے۔

(طبقات الشافعیہ الکبری جزء 3 صفحہ 356 از تاج الدین السبکی (متوفی: 771ھ))

معتزلہ سے رجوع

چونکہ ابو الحسن اشعری دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ بات کرنے کے عادی تھے۔جب انہوں نے معتزلی اقوال میں خرابیاں دیکھیں اور پوچھنے پر اساتذہ و علمائے معتزلہ سے تسلی بخش جوابات بھی نہ پاتے تو حیران ہوتے اور یہ بات آپ کو بے چین کیے رکھتی تھی۔ رفتہ رفتہ ایک ایک کرکے معتزلہ کے اکثر عقائد سے بیزار ہوتے چلے گئے۔ جب کافی عرصہ آپ تذبذب کی حالت میں رہے تو 300ھ رمضان کے بابرکت مہینہ کے پہلے عشرہ میں آپ نے خواب میں رسول اللہؐ کو دیکھا۔ رسول اللہؐ نے آپ سے فرمایا کہ اے علی! جو مذہب و طریق مجھ سے مروی ہے اس کی مدد کرو یقیناً وہی حق ہیں۔جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے دل میں یہ بات داخل ہو گئی اورآپ پورا عشرہ مھموم و مغموم رہے۔پھر دوسرا عشرہ شروع ہوا تو رسول اللہؐ دوبارہ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ تم نے اس بارہ میں کیاکیا جو میں نے تمہیں حکم دیا تھا۔تو ابو الحسن اشعری نے کہاکہ آپ سے مروی صحیح مذہب و طریق سے تو میں نکل چکا ہوں، میں کیسے ایسا کروں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو مذہب و طریق مجھ سے مروی ہے اس کی مدد کرو یقیناً وہی حق ہیں۔ جب آپ بیدار ہوئے تو شدید افسردہ اور غمگیں ہوئے اور علم الکلام کو ترک کردیا اورتلاوت قرآن کریم کو لازم کر لیا اور سنت وحدیث پر عمل شروع کر دیا۔

اس رؤیا کے بعد آپ پندرہ یوم تک اپنے گھر میں رہے اور لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ اس کے بعد جامع مسجد گئے اور اس کے منبر پر چڑھ کر بولے: اے لوگو! میں اس مدت میں تمہارے سامنے اس لیے نہیں آیا کیونکہ میں غور و فکر میں مصروف تھا۔ میرے پاس دلائل کا انبار تھا اور میرے نزدیک کوئی چیز کسی دوسری پر برتر و غالب نہیں نکلی۔ پس میں نے اللہ سے ہدایت طلب کی تو اس نے مجھے ان اعتقادات کی طرف ہدایت دے دی جو میں نے اپنی اِن کتب میں چھوڑ رکھے تھے۔ اور اب میں اپنے ان تمام عقائد سے الگ ہوتا ہوں جس طرح میں اپنے کپڑوں سے الگ ہوتا ہوں۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی قمیض اتار کر پھینک دی اور اپنی ان کتب کو جو آپ نے اہل سنت کے طریق کے خلاف لکھی تھیں لوگوں کے سامنے پھینک دیا۔

(طبقات الشافعیہ الکبریٰ جزء 3 صفحہ 347)

اہل معتزلہ سے مناظرے

حسین بن محمد عسکری بیان کرتے ہیں کہ ابو الحسن اشعری ابو علی جبائی کے شاگرد تھے اور آپ ماہر علم الکلام، نگاہِ دانائی کے مالک اور مناظرہ و مباحثہ کے شہسوار تھے۔ جبائی صاحب تصنیف و قلم تو تھے لیکن ان میں قوت مناظرہ زیادہ نہ تھی۔جب انہیں مناظرے کی دعوت دی گئی تو انہوں نے اشعری سے کہا کہ مجھے رہنے دو۔

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ جزء 3 صفحہ 347)

ابو سھل الصعلوکی بیان کرتے ہیں کہ ہم ابو الحسن اشعری کے ساتھ بصرہ میں مجلس علوی میں گئے اور وہاں معتزلہ سے مناظرہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے معتزلہ کو رسوا کیا اور ایک کے بعد دوسرا آتا گیا، ابو الحسن اشعری نے سب کو شکست دے دی۔پھر دوبارہ دوسری مجلس میں گئے تو کوئی بھی مناظرہ کے لیے نہ آیا۔

(تبیین کذب المفتری فیمانسب الی الاشعری از ابوالقاسم ابن عساکر جزء 1 ص 94)

امام ابو بکر الصیرفی کہتے ہیں کہ معتزلہ اپنا سر اٹھا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اشعری کو ظاہر کر دیاپس اس نے انہیں اپنی بلوں میں گھسنے پر مجبور کر دیا۔

(تاریخ بغداد جزء 11 صفحہ 346)

عقائد باطلہ اور بدعات کا خاتمہ

ابو الحسن اشعری ائمہ حدیث و اہل سنت میں سے ایک عظیم امام تھے۔ آپ نے سنت نبویہؐ پر عمل کرتے ہوئے بدعات کا خاتمہ کیا اور معتزلہ کے عقائد کا ردّ کیا۔ خلق قرآن، تقدیر وغیرہ کے مسائل کو حل کیا۔ آپ معتزلہ، روافض، خوارج، جہمیہ، فرقہ قدریہ وجبریہ اور بدعتیوں کے لیے سیف مسلول تھے۔ کسی بدعت کو جاری نہ کیا اور نہ ہی کوئی نیا مذہب تشکیل دیا بلکہ آپ نے رسول اللہؐ اور صحابہ کے مذہب کو ہی آگے بڑھایا اور اس کی حمایت کی اور اس پر ایک بند باندھا تاکہ کوئی اس میں رخنہ پیدا نہ کر سکے۔ آپ کا علم الکلام سنن کی وضاحت اور ان کے قیام کے لیے تھا۔ آپ نے اپنے علوم کو کتاب اللہ و سنت رسولؐ کی تائید و نصرت کے لیے وقف کر دیا۔ اسی لیے آپ کو مجددین امت میں تیسرا مجدد شمار کیا جاتا ہے۔

وفات

امام ابو الحسن اشعری24ھ3 کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ کا مدفن بغداد میں ہے۔ زاہر بن احمد بیان کرتے ہیں کہ نزع کی حالت میں امام ابو الحسن اشعری کا سر میری گود میں تھا آپ کچھ فرما رہے تھے میں نے اپنا سر نزدیک کرکے سنا تو آپ فرمارہے تھے کہ معتزلہ پر لعنت ہو انہوں نے جھوٹی باتیں گھڑیں اور تحریفات کیں۔

(طبقات الشافعیین جزء1ص10از2 ابن کثیر القرشی (متوفی: 74ھ)) 7

جس دن آپ کی وفات ہوئی تو اہل سنت رو رہے تھے اور اہل بدعت خوشیاں منارہے تھے۔

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ جزء3ص) 367

تقویٰ و عبادت گزاری

ابو الحسن اشعری متقی، عبادت گزار اور گھڑی ہوئی احادیث سے بچانے والے ناصر السنت تھے۔آپ کے ساتھی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بیس سال تک رات کے وضو سے صبح نماز ادا کی۔

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ جزء 3 صفحہ 351)

ساده اور متصوفانہ زندگی

آپ نے اپنی زندگی زہد و بساطت میں گزاری۔ آپ پر متصوفانہ اثر کا غلبہ تھا۔ آپ تصوف میں سردار کا درجہ رکھتے تھے جیسا کہ علم الکلام اور مختلف علوم میں آپ سردار جانے جاتے ہیں۔آپ کے خادم کا بیان ہے کہ آپ اپنے دادا بلال بن ابوبردہ کی طرف سے وقف شدہ جائیدادی غلہ میں سے کھایا کرتے تھے۔ آپ کا سالانہ خرچ محض سترہ درہم ہوا کرتا تھا۔ ہر ماہ ایک درہم سے کچھ زائد خرچ تھا۔

(تاریخ بغداد جزء 1 صفحہ 1 346)

علم وفضل کا شاہکار

ابو الحسن اشعری فقیہ، عالم، مجتہد اور محدث تھے۔ آپ صاحب فراست اور دانا تھے اور ان سب کا منبع اللہ کا نور تھا۔ آپ ملت محمدیہ کی نصرت کے لیے کھڑے ہوئے اور مضبوط تائید و نصرت کی۔ آپ ذکاوت و فہم کے شاہکار اور علم کے سمندر تھے۔ آپ اعلیٰ صفات و حسنات کے مالک تھے۔ زبردست مناظر تھے۔ علم الکلام کے بانی اور علم اصول کے ماہر تھے۔ آپ کو امام المتکلمین اور امام المتصوفین بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت امام ابو الحسن اشعری علم و فضل کا مینار تھے۔

علماء نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو مختلف امام "اہل سنت"، "امام الفضل"، "رئیس الکامل"، "امام المتکلمین"، "زعیم المجددین"، "شیخ السنۃ"، "ناصر السنۃ"، "حبر الامۃ"، امام "ائمۃ" الحق وغیرہ جیسے القابات سے نوازا۔

ابو اسحاق اسفراینی کہتے ہیں کہ میں ابو الحسن الباہلی کے نزدیک ایسا ہی ہوں جیسے ایک قطرہ سمندر کے پاس ہوتا ہے اور میں نے ابو الحسن الباہلی کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں ابو الحسن اشعری کے نزدیک ایسا ہی ہوں جیسا ایک قطرہ سمندر کے پاس ہوتا ہے۔

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ جزء 3 صفحہ 351)

ابو الحسن نے کثیر علماء سے اقتباس علم کیا۔ جن میں سے مشہور یہ ہیں: ابو خلیفہ الجمحی، ابو علی جبائی، زکریا الساجی، سھل بن نوح، محمد بن یعقوب، عبد الرحمٰن بن خلف ضبی وغیرہ۔

شاگرد

آپ کے شاگردوں کی تعداد ان گنت ہے اور ان میں حنفی، مالکی شافعی اور حنبلی تمام مکاتب فکر شامل ہیں۔ ابو سہل الصعلوکی، ابو اسحاق اسفراینی، ابو بکر قفال، ابو زید المروزی، ابو عبد اللہ ابن خفیف، زاہر بن احمد سرخسی، ابوبکر جرجانی، ابو بکر الادونی وغیرہ آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے والے الاشاعرۃ (اشعریین) کہلاتے ہیں اور آپ کو اشعری فرقہ کا بانی کہا جاتا ہے۔

تصانیف

ابو الحسن اشعری صاحب لسان ہونے کے ساتھ صاحب قلم بھی تھے۔آپ نے اپنی زندگی میں بہت سی کتب لکھیں۔آپ کی کتب کی تقسیم دو طرح سے ہے۔ پہلی وہ کتب جو معتزلی عقائد کے دور میں لکھیں جن کے بارہ میں بعدمیں آپ نے بیزاری کا اظہار کیا اور پھینک دیں۔ دوسری قسم وہ ہے جو آپ نے معتزلہ سے تائب ہو کر اہل سنت ہونے کے دور میں لکھیں۔ ان اکثر کتب میں معتزلہ کا ردّ کیا ہے۔آپ کی کتب کی مجموعی تعداد 100 سے بھی زائد ہے جن میں مشہور یہ ہیں: مقالات الاسلامیین و اختلاف المصلین، اللمع فی الرد علی اھل الزیغ والبدع، رسالہ الیٰ اھل الثغر، الابانۃ عن اصول الدیانۃ، رسالہ الاستحسان الخوض فی علم الکلام، الفصول فی الردّ علی الملحدین، الموجز، الاسماء والاحکام، الجوابات فی الصفات علی الاعتزال وغیرہ۔

علم کا شہکار ہیں غلام احمد مختار ہیں

اہل سنت کے لئے شمشیر ہیں ابو الحسن اشعری

مصنف

ختم شد

ہمارے مطبوعات



